جس زور کے طاعون کی وجہ سے لوگ اس سلسلہ میں داخل ہو رہے ہیں اس طرح کسی کو یقین چھوڑ وَہم بھی نہ تھا کیونکہ یہ الہام اس وقت کا ہے جب ان لوگوں کا نام ونشان بھی نہ تھا۔ اس لیے ان تمام ناموں کو محفوظ رکھا جاوے اور اگر ان لوگوں کا الگ رجسٹر نہ ہو تو رجسٹر بیعت ہی میں سُرخی کے ساتھ ان کو درج کیا جاوے۔

کنچنی کی مسجد میں نماز

ایک شخص کے سوال پر فرمایا کہ کنچنی کی بنوائی ہوئی مسجد میں نماز درست نہیں ہے۔

طریقِ ادب سے بعید سوالات

پھر ایک شخص نے پوچھا کیا قیامت کے دن بھی ہماری جماعت اسی طرح آپ کے آگے پیچھے ہوگی؟

فرمایا۔ یہ تفصیلیں نہیں ہوسکتی ہیں۔ ایسے سوال طریقِ ادب سے بعید ہیں۔ یہ بات اللہ تعالیٰ پر چھوڑو۔

حق کی چارہ جوئی

سوال ہوا کہ مخالف ہم کو مسجد میں نماز پڑھنے نہیں دیتے حالانکہ مسجد میں ہمارا حق ہے۔ ہم ان سے بذریعہ عدالت فیصلہ کرلیں؟

فرمایا۔ ہاں اگر کوئی حق ہے تو بذریعہ عدالت چارہ جوئی کرو۔ فساد کرنا منع ہے۔ کوئی دنگہ فساد نہ کرو۔

مخالف کے گھر کی چیز کھانا

سوال ہوا کہ کیا مخالفوں کے گھر کی چیز کھالیویں یا نہ؟

فرمایا۔ نصاریٰ کی پاک چیزیں بھی کھالی جاتی ہیں۔ ہندوؤں کی مٹھائی وغیرہ بھی ہم کھالیتے ہیں پھر ان کی چیز کھالینا کیا منع ہے۔

مخالف سے حسنِ معاشرت

ہاں میں تو نماز سے منع کرتا ہوں کہ ان کے پیچھے نہ پڑھو۔ اس کے سوائے دنیاوی معاملات میں بے شک شریک ہو۔ احسان کرو، مروّت کرو اور ان کو قرض دو اور ان سے قرض لو اگر ضرورت پڑے اور صبر سے کام لو۔ شائد کہ اس سے سمجھ بھی جاویں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ

الحکم

قادیان دارالامان

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی

دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

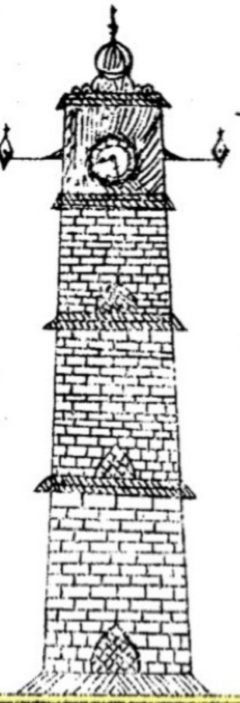

نمبر ۱۵　۲۸ - محرم الحرام ۱۳۲۱ھ مطابق ۲۴ - اپریل ۱۹۰۳ عیسوی　جلد ۷

کلمات طیبات امام الزمان سلمہ الرحمان

"اعجاز التنزیل"

حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کی ایک تقریر جو آپ نے کلام الٰہی کے معجزہ ہونے کے متعلق فرمائی - ۲۰ نومبر ۱۹۰۱ء کی صبح کو بوقت سیر - (ایڈیٹر)

اللہ تعالےٰ کا کلام جو اسکے برگزیدوں - رسولوں پر نازل ہوتا ہے اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ عظیم الشان اعجاز اپنے اندر رکھتا ہے اور کوئی شخص تنہا یا دوسروں کی مدد سے اسکی مثل لانے پر قادر نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالےٰ ایسے لوگوں کی صرف ہمت کر دیتا ہے اور اس طرح اسکا معجزہ ہونا ثابت ہوتا ہے - وہ بار بار مخالفوں کو اسکی مثال لانیکی دعوت اور تحدی کرتا ہے ۔ لیکن کوئی اسکے مقابلہ کے لئے نہیں اٹھ سکتا ، قرآن شریف جو اللہ تعالےٰ کا کلام ہے - کامل معجزہ ہے - دوسری کتابوں کی نسبت ہم نہیں کہہ سکتے کہ ایسی تحدی کی گئی ہو - جیسی قرآن شریف نے کی ہے اگرچہ ہم اپنے تجربہ اور قرآن شریف کے معجزہ کی بنا پر یہ ایمان لاتے ہیں کہ خدا کا کلام ہر حال میں معجزہ ہوتا ہے لیکن قرآن شریف کا اعجاز جس کمالیت اور جامعیت کے ساتھ معجزہ ہے - دوسرے کو ہم اس درجہ پر نہیں رکھ سکتے کیونکہ بہت سی وجوہ اور صورتیں اسکے معجزہ ہونے کی ہیں - اور کوئی شخص اس کی مثال بنانے پر قادر نہیں ۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ کلام الٰہی معجزہ نہیں ہو سکتا وہ بڑے ہی گستاخ اور دلیر ہیں - کیا وہ نہیں جانتے اور دیکھتے کہ خدا تعالےٰ کی ساری مخلوق بے مثل اور لانظیر ہے پھر اسکے کلام کی نظیر کیسے ہو سکتی ہے ؟ ساری دنیا کے مدبر اور صناع ملکر اگر ایک تنکا بنانا چاہیں تو بنا نہیں سکتے پھر خدا کے کلام کا مقابلہ وہ کیسے کر سکتے ؟

محض کلام کے اشتراک یا الفاظ کے اشتراک کو دیکھ کر یہ کہدینا کہ کوئی معجزہ نہیں نری حماقت اور اپنی موٹی عقل کا ثبوت دینا ہے - کیونکہ ان اعلےٰ مدارج ادراکات پر ہر شخص اطلاع نہیں پا سکتا - جو باریک بین نگاہ دیکھ سکتی ہے -

میرا یہ مذہب ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خالص کلام لعل کی طرح چمکتی ہے - لیکن باایں ہمہ قرآن شریف آپ کی خالص کلام سے بالکل الگ اور ممتاز نظر آتا ہے - اسکی وجہ کیا ہے - ؟

ہر چیز کے مراتب ہوتے ہیں مثلاً کپڑا ہے - تو کھدر - ململ - اور خاصہ - لٹھہ - محض کپڑا ہونے کی حیثیت سے تو کپڑا ہی ہیں اور اس لحاظ سے کہ وہ سفید ہیں بظاہر ایک مساوات رکھتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں - اور ریشم بھی سفید ہوتا ہے - لیکن کیا ہر آدمی نہیں جانتا کہ ان سب میں جدا جدا مراتب ہیں - اور امتیاز فرق پایا جاتا ہے - ؎

گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

پس جس طرح پر ہم سب اشیاء میں ایک امتیاز اور فرق دیکھتے ہیں اسی طرح کلام میں بھی مراتب اور مراتب ہوتے ہیں جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کلام جو دوسرے انسانوں کے کلام سے بالکل اور عظمت اپنے اندر رکھتا ہے اور ایک پہلو سے اعجازی حد تک پہنچا ہے لیکن خدا تعالےٰ کے کلام کے برابر وہ بھی نہیں تو پھر اور کوئی کلام کیونکر اس سے مقابلہ کر سکتا ہے - ؟

یہ تو موٹی اور بدیہی بات ہے کہ جس سے سمجھ میں آ سکتا ہے کہ قرآن شریف معجزہ ہے لیکن اس کے سوا اور بھی بہت سے وجوہ اعجاز ہیں - خدا تعالےٰ کا کلام اسقدر خوبیوں کا مجموعہ ہے - جو پہلی کسی کتاب میں نہیں پائی جاتی ہیں - خاتم النبیین کا لفظ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بولا گیا ہے بجائے خود چاہتا ہے اور بالطبع اسی لفظ میں یہ رکھا گیا ہے کہ وہ کتاب جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے وہ بھی خاتم الکتب ہو اور سارے کمالات اس میں موجود ہوں - اور حقیقت میں وہ کمالات اس میں موجود ہیں -

کیونکہ کلام الٰہی کے نزول کا عام قاعدہ اور اصل یہ ہے کہ جسقدر قوت قدسی اور کمال باطنی اس شخص کا ہوتا ہے جس پر کلام الٰہی نازل ہوتا ہے اسی قدر قوت اور شوکت اس کلام کی ہوتی ہے - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی اور کمال باطنی چونکہ اعلےٰ سے اعلےٰ درجے کا تھا - جس سے بڑھکر کسی انسان کا نہ کبھی ہوا اور نہ آئیندہ ہوگا - اس لیئے قرآن شریف بھی تمام پہلی کتابوں اور صحائف سے اس اعلےٰ مقام اور مرتبہ پر واقع ہوا ہے جہانتک کوئی دوسرا کلام نہیں پہونچا - کیونکہ آنحضرت صلی اللہ

www.aaiil.org

اسی طرح یا مسیح الخلق عدوانا اس وقت سے چھپا ہوا اور شایع شدہ ہے جبکہ طاعون کا کہین نام و نشان بھی نہ تھا اور اب آج طاعون کیوجہ سے لوگ آتے اور زبان حال سے کہتے ہین یا مسیح الخلق عدوانا اور اکثر اپنے خطون مین لکھتے ہین۔ اب یا تو یہ ثابت کرو کہ یہ الہام ہمارا من گھڑت ہے اور ہم نے اپنی کوشش سے چند لوگون کو اس کے مکمل کرنے کے واسطے ملالیا ہے یا یہ قبول کرو کہ یہ جو دو دو اور چار چار سو آدمی یکدم بیعت کرتے ہین یہ خدا کی تائید ہے۔

جس زور کے طاعون کیوجہ سے لوگ اس سلسلہ مین داخل ہو رہے ہین اس طرح کسی کو یقین چھوڑ وہم بھی نہ تھا کیونکہ یہ الہام اسوقت کا ہے جب ان لوگون کا نام و نشان بھی نہ تھا اس لئے ان تمام نامون کو محفوظ رکھا جاوے اور اگر ان لوگون کا الگ رجسٹر نہ ہو تو رجسٹر بیعت ہی مین سرخی کے ساتھ ان کو درج کیا جاوے۔

ایک شخص کے سوال پر فرمایا کہ کنچنی کی بنوائی ہوئی مسجد مین نماز درست نہین ہے۔

پھر ایک شخص نے پوچھا کیا قیامت کے دن بھی ہماری جماعت اسی طرح آپ کے آگے پیچھے ہوگی۔ فرمایا یہ تفصیلین نہین ہو سکتی ہین ایسے سوال طریق ادب سے بعید ہین۔ یہ بات اللہ تعالے پر چھوڑو۔

سوال ہوا کہ مخالف ہم کو مسجد مین نماز پڑھنے نہین دیتے حالانکہ مسجد مین ہمارا حق ہے۔ ہم ان سے بذریعہ عدالت فیصلہ کرلین۔ فرمایا ہان اگر کوئی حق ہے تو بذریعہ عدالت چارہ جوئی کرو فساد کرنا منع ہے کوئی دنگہ فساد نہ کرو۔

سوال ہوا کہ کیا مخالفون کے گھر کی چیز کھالیوین یا نہ۔ فرمایا نصارے کی پاک چیزین بھی کھالیجاتی ہین۔ ہندوؤن کی مٹھائی وغیرہ بھی ہم کھالیتے ہین پھر ان کی چیز کھالینا کیا منع ہے۔ ہان مین تو نماز سے منع کرتا ہون کہ ان کے پیچھے نہ پڑھو۔ اس کے سوائے دنیاوی معاملات مین بیشک شریک ہو احسان کرو۔ مروت کرو۔ اور ان کو قرض دو اور ان سے قرض لو۔ اگر ضرورت پڑے اور صبر سے کام لو۔ شاید کہ اس سے سمجھ بھی جاوین۔

ایک شخص نے عرض کی کہ میرے لئے دعا کرو کہ نماز کی توفیق اور استقامت ملے۔

فرمایا حقیقت مین جو شخص نماز کو چھوڑتا ہے وہ ایمان کو چھوڑتا ہے اس سے خدا کے ساتھ تعلقات مین فرق آجاتا ہے۔ اس طرف سے فرق آیا تو معاً اس طرف سے بھی فرق آجاتا ہے۔

پھر اسی شخص نے عرض کی کہ میرے سر پر ہاتھ رکھو۔ آپ نے اسکے سر پر ہاتھ رکھ دیا اور اس طرح پر اخلاق فاضلہ کا ثبوت دیا۔

۱۲۔ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

بیماریون کے ذکر پر فرمایا کہ بیماری کی شدت سے موت اور موت سے خدا یاد آتا ہے اصل یہ ہے کہ خلق الانسان ضعیفا انسان چند روز کے لئے زندہ ہے۔ ذرہ ذرہ کا وہی مالک ہے جو حی و قیوم ہے جب وقت موعود آجاتا ہے تو ہر ایک چیز السلام علیکم کہتی اور سارے قوٰے رخصت کرکے الگ ہو جاتے ہین اور جہان سے یہ آیا ہے وہین چلا جاتا ہے۔

طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ آسمانی علاج ابھی تک لوگون نے غیر مفید سمجھا ہوا ہے۔ سچی توبہ اور تقوے کیطرف پورا رجوع نہین کیا مگر یاد رکھین کہ خدا رجوع کرائے بغیر نہین چھوڑے گا۔

مولوی عبد القادر صاحب لودہانوی نے سوال کیا کہ رکوع اور سجود مین قرآنی آیت یا دعا کا پڑھنا کیسا ہے؟ فرمایا سجدہ اور رکوع فروتنی کا وقت ہے اور خدا کا کلام عظمت چاہتا ہے۔ ماسوا اسکے حدیثون سے کہین ثابت نہین ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی رکوع یا سجود مین کوئی قرآنی دعا پڑھی ہو۔

رہن کے متعلق سوال ہوا آپ نے فرمایا کہ موجودہ تجاویز رہن جائز ہین گذشتہ زمانہ مین یہ قانون تھا کہ اگر فصل ہو گئی تو حکام زمیندارون سے معاملہ وصول کرلیا کرتے تھے اگر نہ ہوتی تو معاف ہو جاتا اور اب خواہ فصل ہو یا نہ ہو حکام اپنا مطالبہ وصول کر ہی لیتے ہین پس چونکہ حکام وقت اپنا مطالبہ کسی صورت مین نہین چھوڑتے تو اسی طرح یہ رہن بھی جائز رہا کیونکہ کبھی فصل ہوتی اور کبھی نہین ہوتی تو دونون صورتون مین مرتہن نفع و نقصان کا ذمہ دار ہے۔ پس رہن عدل کی صورت مین جائز ہے۔ آج کل گورنمنٹ کے معاملے زمیندارون سے ٹھیکہ کی صورت مین ہو گئے ہین۔ اور اس صورت مین زمیندارون کو کبھی فایدہ اور کبھی نقصان ہوتا ہے۔ تو ایسی صورت عدل مین رہن بیشک جائز ہے۔ جب دودھ والا جانور اور سواری کا گھوڑا رہن با قبضہ ہو سکتا ہے اور اسکے دودھ اور سواری سے مرتہن فایدہ اٹھا سکتا ہے تو پھر زمین کا رہن تو آپ ہی حاصل ہو گیا۔

پھر زیور کے رہن کے متعلق سوال ہوا تو فرمایا زیور ہو کچھ ہو جبکہ انتفاع جائز ہے تو خواہ مخواہ تکلفات کیون بنائے جاوین۔ اگر کوئی شخص زیور کو استعمال کرے جو اس سے فایدہ اٹھاتا ہے تو اسکی زکوٰۃ بھی اسکے ذمہ ہے زیور کی زکوٰۃ بھی فرض ہے چنانچہ کل ہی ہمارے گھر مین زیور کی زکوٰۃ ڈیڑھ سو روپیہ دیا ہے پس اگر زیور استعمال کرتا ہے تو اس کی زکوٰۃ دے اگر بکری رہن رکھی ہے اور اسکا دودھ پیتا ہے تو اسکو گھاس بھی دے۔

اعلان

جلسہ مدرسہ کے متعلق بک ڈپو کھولا گیا ہے جس مین مفصلہ ذیل کتب فروخت کے لئے موجود ہین جنپر قیمت نقد یا وی پی منگوانے پر حسب ذیل کمیشن دیا جائیگا۔

جو صاحب یکمشت دس روپیہ کی کتابین خریدین ان کو ایک آنہ فی روپیہ کمیشن دیا جائیگا۔

عـہ سے للعہ تک کے خریدار کو ۱ر فی روپیہ اور للعہ سے زائد ۲ر فی روپیہ کمیشن دیا جائیگا۔ اس کے متعلق خط و کتابت براہ راست ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان سے ہونی چاہیئے۔

فہرست کتب

(۱) شرح تہذیب اربعہ جلد اول و دوم مجلد تکرار دو جلد ۔۔۔
(۲) اجرومیہ نحو عربی کا ایک مشہور مفید ابتدائی رسالہ
(۳) قاعدہ اردو عربی (مصنفہ جناب محمد علیخان ڈاکٹر کرم ۔۔۔) ۱ر
(۴) قاعدہ یسرنا القرآن۔ حصہ اول و دوم و سوم ۔۔۔
(۵) سیرۃ المسیح (تصنیف حضرت مولوی عبد الکریم صاحب) قیمت ۸ر
(۶) نشان آسمانی (تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام) قیمت ۳ر
(۷) مواہب الرحمن ״ ״ ״ ۶ر
(۸) نسیم دعوت ״ ״ ״ ۲ر
(۹) اعجاز احمدیہ ״ ״ ״ ۳ر
(۱۰) مسک العارف الموسوم بہ چہل حدیث (تصنیف حضرت مولوی محمد احسن صاحب۔ قیمت ۱ر
(۱۱) پنج ارکان اسلام منظوم قیمت ۱ر
(۱۲) تقریر جلسہ مذاہب الموسوم بہ اصول اسلام کی سچی فلاسفی ۳ر
(۱۳) واقعات صحیحہ (اس کتاب مین پیر مہر شاہ گولڑوی کی از راہ دہوکہ بازی لاہور مین آنے اور ہزیمت خوردہ واپس جانے کا متعلق ذکر ہے) ۲ر
(۱۴) درثمین (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اردو فارسی نظمون کا مجموعہ) قیمت ۶ر
(۱۵) سلسلہ دینیہ (بچون کیلئے اردو کا ابتدائی رسالہ) ۔۔۔
(۱۶) تسہیل التعلیم (مطبوعہ آگرہ) ۲ر
(۱۷) اصل مصفے (تصنیف ابو العطاء مرزا خدابخش صاحب حضرت اقدس علیہ السلام کی دعاوی اور دلائل پر ایک بسیط کتاب ہے) ۸ر

اس کے علاوہ اگر کوئی اور کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف مین سے کوئی صاحب منگوانا چاہین تو اصل قیمت پر روانہ کیجائیگی۔ المرقوم ۲۳۔ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

محمد صادق عفے عنہ
سپرنٹنڈنٹ کالج تعلیم الاسلام

17:71

يَوْمَ نَدْعُوا۟ كُلَّ أُنَاسٍۭ بِإِمَـٰمِهِمْ ۖ فَمَنْ أُوتِىَ
كِتَـٰبَهُۥ بِيَمِينِهِۦ فَأُو۟لَـٰٓئِكَ يَقْرَءُونَ
كِتَـٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ٧١

⌜Beware of⌝ the Day We will summon every people with their leader.[1] So whoever will be given their record in their right hand will read it ⌜happily⌝ and will not be wronged ⌜even by the width of⌝ the thread of a date stone.

— Dr. Mustafa Khattab, The Clear Quran

جس دن ہم بلائیں گے تمام انسانوں کو ان کے سرداروں کے ساتھ تو جس کو دیا جائے گا اس کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں تو ایسے لوگ پڑھیں گے اپنے اعمال نامہ کو (خوشی کے ساتھ) اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا دھاگے کے برابر بھی

— بیان القرآن (ڈاکٹر اسرار احمد)

'Abdullah b. Amr b. al-'As reported:

Verily the Messenger of Allah (ﷺ) recited the words of Allah, the Great and Glorious, that Ibrahim uttered. My Lord! lo! they have led many of mankind astray:" But whoso followeth me, he verily is of me" (al-Qur'an, xiv. 35) and Jesus (peace be upon him) said:" If thou punisheth them, lo! they are Thy slaves, and if Thou forgiveth them-verily Thou art the Mighty, the Wise" (al-Qur'an, v 117). Then he raised his hands and said: O Lord, my Ummah, my Ummah, and wept; so Allah the High and the Exalted said: O Gabriel, go to Muhammad (though your Lord knows it fully well) and ask him: What makes thee weep? So Gabriel (peace be upon him) came to him and asked him, and the Messenger of Allah (ﷺ) informed him what he had said (though Allah knew it fully well). Upon this Allah said: O Gabriel, go to Muhammad and say: Verily We will please thee with regard to your Ummah and would not displease thee.

حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى الصَّدَفِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ، حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم تَلاَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي إِبْرَاهِيمَ { رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي} الآيَةَ . وَقَالَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ { إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ} فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ " اللَّهُمَّ أُمَّتِي أُمَّتِي " . وَبَكَى فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا يُبْكِيكَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ - عَلَيْهِ الصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ - فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم بِمَا قَالَ . وَهُوَ أَعْلَمُ . فَقَالَ اللَّهُ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ فَقُلْ إِنَّا سَنُرْضِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلاَ نَسُوءُكَ .

Reference	: Sahih Muslim 202
In-book reference	: Book 1, Hadith 405
USC-MSA web (English) reference *(deprecated numbering scheme)*	: Book 1, Hadith 397

Sahih al-Bukhari 4712

Narrated Abu Huraira:

Some (cooked) meat was brought to Allah Apostle and the meat of a forearm was presented to him as he used to like it. He ate a morsel of it and said, "I will be the chief of all the people on the Day of Resurrection. Do you know the reason for it? Allah will gather all the human being of early generations as well as late generation on one plain so that the announcer will be able to make them all-hear his voice and the watcher will be able to see all of them. The sun will come so close to the people that they will suffer such distress and trouble as they will not be able to bear or stand. Then the people will say, 'Don't you see to what state you have reached? Won't you look for someone who can intercede for you with your Lord' Some people will say to some others, 'Go to Adam.' So they will go to Adam and say to him. 'You are the father of mankind; Allah created you with His Own Hand, and breathed into you of His Spirit (meaning the spirit which he created for you); and ordered the angels to prostrate before you; so (please) intercede for us with your Lord. Don't you see in what state we are? Don't you see what condition we have reached?' Adam will say, 'Today my Lord has become angry as He has never become before, nor will ever become thereafter. He forbade me (to eat of the fruit of) the tree, but I disobeyed Him . Myself! Myself! Myself! (I am preoccuied with my own problems). Go to someone else; go to Noah.' So they will go to Noah and say (to him), 'O Noah! You are the first (of Allah's Messengers) to the people of the earth, and Allah has named you a thankful slave; please intercede for us with your Lord. Don't you see in what state we are?' He will say.' Today my Lord has become angry as He has never become nor will ever become thereafter. I had (in the world) the right to make one definitely accepted invocation, and I made it against my nation. Myself! Myself! Myself! Go to someone else; go to Abraham.' They will go to Abraham and say, 'O Abraham! You are Allah's Messenger (ﷺ) and His Khalil from among the people of the earth; so please intercede for us with your Lord. Don't you see in what state we are?' He will say to them, 'My Lord has today become angry as He has never become before, nor will ever become thereafter. I had told three lies (Abu Haiyan (the sub-narrator) mentioned them in the Hadith) Myself! Myself! Myself! Go to someone else; go to Moses.' The people will then go to Moses and say, 'O Moses! You art Allah's Messenger (ﷺ) and Allah gave you superiority above the others with this message and with His direct Talk to you; (please) intercede for us with your Lord Don't you see in what state we are?' Moses will say, 'My Lord has today become angry as He has never become before, nor will become thereafter, I killed a person whom I had not been ordered to kill. Myself! Myself! Myself! Go to someone else; go to Jesus.' So they will go to Jesus and say, 'O Jesus! You are Allah's Messenger (ﷺ) and His Word which He sent to Mary, and a superior soul created by Him, and you talked to the people while still young in the cradle. Please intercede for us with your Lord. Don't you see in what state we are?' Jesus will

say. 'My Lord has today become angry as He has never become before nor will ever become thereafter. Jesus will not mention any sin, but will say, 'Myself! Myself! Myself! Go to someone else; go to Muhammad.' So they will come to me and say, 'O Muhammad ! You are Allah's Messenger (ﷺ) and the last of the prophets, and Allah forgave your early and late sins. (Please) intercede for us with your Lord. Don't you see in what state we are?" The Prophet (ﷺ) added, "Then I will go beneath Allah's Throne and fall in prostration before my Lord. And then Allah will guide me to such praises and glorification to Him as He has never guided anybody else before me. Then it will be said, 'O Muhammad Raise your head. Ask, and it will be granted. Intercede and It (your intercession) will be accepted.' So I will raise my head and Say, 'My followers, O my Lord! My followers, O my Lord'. It will be said, 'O Muhammad! Let those of your followers who have no accounts, enter through such a gate of the gates of Paradise as lies on the right; and they will share the other gates with the people." The Prophet (ﷺ) further said, "By Him in Whose Hand my soul is, the distance between every two gate-posts of Paradise is like the distance between Mecca and Busra (in Sham).

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ـ رضى الله عنه ـ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم بِلَحْمٍ، فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ، فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ " أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَهَلْ تَدْرُونَ مِمَّ ذَلِكَ يُجْمَعُ النَّاسُ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي، وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ، فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لاَ يُطِيقُونَ وَلاَ يَحْتَمِلُونَ فَيَقُولُ النَّاسُ أَلاَ تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ أَلاَ تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ بِآدَمَ فَيَأْتُونَ آدَمَ عليه السلام فَيَقُولُونَ لَهُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ. وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ الْمَلاَئِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلاَ تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ آدَمُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ، فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ يَا نُوحُ إِنَّكَ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الأَرْضِ، وَقَدْ سَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ إِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلَى قَوْمِي نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ، فَيَقُولُونَ يَا إِبْرَاهِيمُ، أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ لَهُمْ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنِّي قَدْ كُنْتُ كَذَبْتُ ثَلاَثَ كَذَبَاتٍ ـ فَذَكَرَهُنَّ أَبُو حَيَّانَ فِي الْحَدِيثِ ـ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى مُوسَى، فَيَأْتُونَ مُوسَى، فَيَقُولُونَ يَا مُوسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ، فَضَّلَكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلاَمِهِ عَلَى النَّاسِ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُومَرْ بِقَتْلِهَا، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى، فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُونَ يَا عِيسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ، وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا اشْفَعْ لَنَا أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ عِيسَى إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ ـ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا ـ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ

صلى الله عليه وسلم فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صلى الله عليه وسلم فَيَقُولُونَ يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ الأَنْبِيَاءِ، وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ، فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَىَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَقُولُ أُمَّتِي يَا رَبِّ، أُمَّتِي يَا رَبِّ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لاَ حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الأَبْوَابِ، ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَحِمْيَرَ، أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى ".

Reference	: Sahih al-Bukhari 4712
In-book reference	: Book 65, Hadith 234
USC-MSA web (English) reference	: Vol. 6, Book 60, Hadith 236

(deprecated numbering scheme)